© rasailojaraid.com

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارہ میں کہ آیا مردے سن سکتے ہیں یا کہ نہیں؟

فقط والسلام

سائل ۔ عبدالغفار

الجواب بعون الوھاب ومنہ الصدق والصواب۔ مردوں میں براہ راست اور بذات خود کوئی بات سننے کی طاقت نہیں۔ اور یہ ایسی حقیقت مسلمہ ہے کہ قرآن و حدیث صحیح سے بھی ثابت ہے اور فقہاء احناف اور حنفی فقیہوں کو بھی تسلیم ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **انک لا تسمع الموتی الایۃ** سورۃ النمل آیت ۸۰ جزء ۲۰ البتہ تو نہیں سنا سکتا مردوں کو۔

۲۔ **وما انت بمسمع من فی القبور۔** سورۃ فاطر ۲۲ ج ۲۲ اور تو نہیں سنانے والا قبر میں پڑے ہوؤں کو۔

ان دونوں آیات مقدسہ سے ثابت ہوا کہ قبروں میں پڑے مردے نہیں سنتے اور یہ بھی یاد رہے کہ یہ ترجمہ حنفی عالم دین کا کیا ہوا ہے۔ آج کل اس ترجمہ کا نام تفسیر عثمانی مشہور ہے۔ اب حنفی علماء و فقہاء کی تصریحات پیش خدمت ہیں پڑھئے اور اپنے علم میں اضافہ فرمائیے۔

فقیہ مرغینانی حنفی لکھتے ہیں **وکذ الکلام والدخول لان المقصود من الکلام الافھام والموت ینافیہ۔ الھدایۃ اولین فصل باب الیمین فی القتل والضرب** ص ۵۰۴ ج ۴ کہ اگر ایک شخص کسی دوسرے شخص کو یوں کہے کہ اگر میں تجھ سے کلام کروں یا تجھے ملنے کے لئے آؤں تو پھر میرا غلام آزاد ہو گا یا میری بیوی کو طلاق پڑ جائے گی۔ لہٰذا اگر اس متکلم نے اس کے مرنے کے بعد اس سے کلام کی یا اس کی میت پر آیا۔ تو اس متکلم کا غلام آزاد نہ ہو گا کیونکہ کلام سے مراد افہام ہے اور موت افہام (سمجھانا) کے منافی ہے۔

امام کمال ابن ھمام حنفی اس عبارت کی شرح میں لکھتے ہیں۔ **وکذالک الکلام یعنی اذا حلف لا یکلمہ اقتصر علی الحیاۃ فلو کلمہ بعد موتہ لا یحنث لان المقصود منہ الافھام والموت ینافیہ لانہ لا یسمع فلا یفھم فتح القدیر** ج ۴ ص ۴۶۱

کہ فقہاء احناف کہتے ہیں کہ اگر کسی نے حلف اٹھایا کہ فلاں سے کلام نہیں کرے گا اور اس نے اس کی موت کے بعد اس سے کلام کیا تو حانث نہ ہو گا کیونکہ کلام سے مراد سمجھانا ہوتا ہے اور موت اس کے منافی ہے کیونکہ مردہ نہیں سنتا لہٰذا وہ کیا سمجھے گا اور جنازہ کے بیان میں تلقین میت کی نفی میں کہتے ہیں کہ ہمارے اکثر مشائخ اس تلقین کے مخالف ہیں کیونکہ مردوں میں سننے کی اہلیت نہیں۔

اعتراض۔ پھر فرماتے ہیں کہ ہماری اس بات پر یہ اعتراض ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قلیب بدر کے مردوں کے بارے میں فرمایا کہ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے ہو۔ جس سے ثابت ہوا کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جب کافر مردے سن سکتے ہیں تو مسلمان بدرجہ اولیٰ سن سکتے ہیں تو اس کے جواب میں لکھتے ہیں **واجیب بانہ غیر ثابت یعنی من جھتہ المعنی والا فھو فی الصحیح وذالک سبب ان عائشہ رضی اللہ عنھا ردتہ بقولہ تعالیٰ وما انت بمسمع من فی القبور وانک لا تسمع الموتی وبانہ انما قالہ علی وجہ الموعظتہ الاحیاء لالانھا الموتی کماروی عن علی رضی اللہ عنہ انہ قال السلام علیکم دارقوم مومنین اما نساء کم فنکحت وا اموالکم فقسمت الحدیث۔** فتح القدیر ج ۱ ص ۴۴۲۔ اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا نے اس بات کو رد کیا ہے کہ یہ قرآن کی آیت **وما انت بمسمع من فی القبور** کے خلاف ہے یعنی یہ اگرچہ بخاری کی حدیث ہے تاہم معنی کے لحاظ سے صحیح نہیں۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ اس حدیث صحیح میں اگرچہ خطاب مردوں کو ہے ورنہ درحقیقت یہ زندوں کو وعظ تھی۔ تیسرا جواب ہے کہ یہ رسول اللہ کی خصوصیت ہے یعنی معجزہ ہے اور معجزہ حجت نہیں ہوتا۔ یعنی صحیح بخاری میں کہ اللہ تعالیٰ نے ان مردوں کو شرمندہ کرنے کے لئے وقتی طور پر زندہ کر دیا تھا۔

اعتراض۔ مردہ دفن کر کے واپس آنے والوں کے پاؤں کی آہٹ سنتا ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ مردے سنتے ہیں۔

علامہ ابن ہمام اس کے جواب میں لکھتے ہیں۔

اس اعتراض کا جواب حنفی فقہاء و علماء نے یہ دیا ہے کہ وہ اس وقت زندہ کر دیئے جاتے ہیں اور یہ زندگی ان کو اس وقت اس لئے حاصل ہوتی ہے تاکہ وہ فرشتوں کے سوال کا جواب دے سکیں اور یہ معنی اس لئے کئے گئے ہیں کہ آیت **وما انت بمسمع من فی القبور وایت انک لا تسمع الموتی** اور اس حدیث میں توفیق اور تطبیق ہو جائے۔ کیونکہ ان دونوں آیتوں سے سماع موتی کی نفی ثابت ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کفار کو مردوں کے ساتھ تشبیہ دی ہے کہ کفار سننے سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور یہ اس بات پر موقوف ہے کہ مردے نہیں سنتے۔

اور یہی عقیدہ اور آپ کے دونوں اعتراضوں کا جواب مولانا جلال الدین حنفی نے آپ کی مشہور کتاب الہدایہ اولین شرح الکفایۃ میں دیا ہے۔ ملاحظہ الکفایۃ شرح الہدایۃ ج ۴ ص ۴۶۱۔۴۶۳۔

اور یہی عبارت اور جواب مشہور زمانہ حنفی محقق اور مفتی علامہ شامی حنفی نے کتاب درمختار کی شرح رد المختار ج ۳ ص ۴۳۹ تحریر کیا ہے۔ اب حنفی مذہب کے بانی کا فتویٰ پڑھیئے۔

حضرت امام ابو حنیفہ کا فتویٰ۔ **رای الامام ابو حنیفہ رجلا من یاتی قبور اھل الصلاح فیسلم ویخاطب ویتکلم ویقول یا اھل القبور ھل لکم من خبر وھل عندکم من اثر فانی اتیتکم من شھور ولیس سوالی منکم الا الدعاء فھل دریتم ام غفلتم فسمع ابو حنیفہ یقول مخاطبا لھم فقال ھل اجا بوالک قال لا فقال سحقالک وتربت یداک کیف تکلم اجسا دالا یستطیعون**

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جوابا ولا یملکون شیاء ولا یسمعون صوتا وقرا وما انت بسمع من فی القبور۔ الغرائب فی تحقیق المذاهب،کذافی فتاوی نذیریہ ص ۶۷۷

امام ابو حنیفہ نے ایک شخص کو چند نیک لوگوں کی قبروں کے پاس یہ کہتے سنا کہ اے اہل قبور تم کو کچھ خبر ہے کہ نہیں۔ کیا تم پر اس کا کچھ اثر ہے کہ تمہارے پاس مہینوں سے آرہا ہوں اور تم سے میرا صرف سوال یہ ہے کہ میرے حق میں دعا کرو۔ بتاؤ آپ کو میرے حال کی کچھ خبر ہے یا تم بالکل غافل ہو۔ امام ابو حنیفہ نے اس کی یہ بات سن کر اس سے دریافت فرمایا کہ ان مردوں نے آپ کو کچھ جواب دیا وہ بولا کچھ جواب نہیں دیا تو امام ابو حنیفہ نے یہ سن کر فرمایا کہ مجھ پر ہلاکت ہو۔ تیرے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں۔ تو ایسی لاشوں سے کلام کرتا ہے جو نہ جواب دے سکتے ہیں اور نہ وہ کسی چیز کے مالک ہیں اور نہ کوئی آواز سن سکتے ہیں۔ پھر آپ نے قرآن مجید یہی آیت **وما انت بمسمع من فی القبور** تلاوت فرمائی کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان لوگوں کو جو قبروں میں پڑے ہیں کچھ نہیں سنا سکتے۔

امام محمد شاگرد امام ابو حنیفہ کا فیصلہ۔ جامع صغیر میں ارقام فرماتے ہیں۔ **رجل قال عبده حران ضرب فلانا او کلمته۔ او جامع فلانہ۔ فهذا کله علی الحیاۃ دون الموت۔** ص ۴۷ کہ کسی نے حلف اٹھا کر یہ کہا کہ اس کا غلام آزاد ہو گا اگر وہ فلاں کو مارے یا فلاں سے کلام کرے یا فلاں عورت سے جماع کرے۔ تو اس کی یہ کلام (تعلیق) زندگی کے ساتھ مشروط ہے۔ اگر وہ آدمی کو موت کے بعد مارے۔ یا اس کی میت سے کلام کرے وغیرہ تو اس کا غلام آزاد نہیں ہو گا۔ کیونکہ مردے میں سننے کی طاقت نہیں ہوتی۔

ملا علی قاری حنفی کا فتویٰ۔ **والموصل للثواب الی المیت هو الله سبحانه لان المیت لا یسمع بنفسه۔ شرح فقہ اکبر ص ۱۵۵۔** میت کو اللہ تعالیٰ کے سوا ثواب کوئی نہیں پہنچا سکتا۔ کیونکہ وہ سن نہیں سکتی۔ یعنی میت بذات خود قوت سماع سے محروم ہوتی ہے۔

عینی شرح ہدایہ میں ہے۔ **اذا حلف لا یکلم فلانا او حلف لا یدخل علی فلان فکلمه او دخل علیه بعد ما مات لا یحنث فی یمینه لان المقصود فی الکلام الافهام والموت ینافیه لان المراد من الکلام الاسماع والمیت لیس باهل السماع الا تری قوله تعالی انک لا تسمع الموتی وما انت بسمع من فی القبور۔ عینی شرح الهدایۃ ج ۴ ص ۶۳۰ وحاشیه الهدایۃ ص ۵۰۳**

کہ جب آدمی یہ حلف اٹھائے کہ فلاں سے ہم کلام نہ ہو گا یا وہ اس کے پاس نہ جائے گا پھر اس فلاں کی لاش سے کلام کی تو اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی۔ کیونکہ مقصود کلام سنانا ہے اور میت سننے کے لائق نہیں۔ آیا نہیں دیکھتا تو اللہ تعالیٰ اس فرمان کی طرف۔ **انک لا تسمع الموتی وما انت بسمع من فی القبور۔** کہ بے شک تو نہیں سنا سکتا ان کو جو قبروں میں پڑے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خلاصہ کلام یہ کہ سورۃ النمل کی آیت **انک لا تسمع الموتی** نمبر ۸۰ اور سورۃ فاطر کی آیت **وما انت بمسمع من فی القبور ایت ۲۲** کے تحت مذہب حنفیہ کے بانی حضرت امام ابو حنیفہ ان کے شاگرد رشید امام محمد بن حسن حنفی۔ علامہ کمال ابن ہمام حنفی، ملا علی قاری حنفی، علامہ شامی حنفی جیسے اکابر علماء احناف جن کی کتابوں پر مذہب حنفیہ کا دارومدار ہے۔ ان سب کا یہ عقیدہ، مذہب اور فتویٰ ہے کہ مردے نہیں سنتے۔ اور یہی عقیدہ اور مسلک کتاب و سنت کے ساتھ میل کھاتا ہے۔

اس عقیدہ کے علاوہ کوئی اور عقیدہ کتاب و سنت کی نصوص صریحہ، دلائل ساطعہ براہین قاہرہ کے سراسر منافی اور غلط ہے۔ **ھذا من عندی واللہ تعالی اعلم بالصواب**

نوٹ۔ میں نے اپنی طرف سے کتاب و سنت کے مزید دلائل اس لئے تحریر کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی کہ سائل حنفی العقیدہ ہے۔ ایک حنفی مقلد کے لئے امام ابو حنیفہ کا قول ہی بس کافی ہے۔

کتبہ ووقع علیہ

محمد عبیداللہ عفیف بن

الشیخ محمد حسین بلوچ

معبوث دارالافتاء والدعوۃ والارشاد والریاض

رئیس المدرسین بدارالحدیث چینیانوالی لاہور

اتحاد اُمت کیسے ممکن ہے ؟

شیعیت کا آغاز کہاں سے ہوا ؟

اُمت مسلمہ میں انتشار پھیلانے کی سازش کس نے کی ؟

ایران شیعیت کی آماجگاہ کیسے بنا ؟

شیعہ کے حقیقی عقائد کیا ہیں ؟

یہ سب تفصیلاً جاننے کیلئے امام العصر علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رح کی معرکۃ الآراء تصنیف

الشیعہ والسنہ اُردو

کا مطالعہ بہت ضروری ہے

ناشر ادارہ ترجمان السنہ ۴۷۵ شادمان ـــــ لاہور

مکتبہ قدوسیہ اُردو بازار ـــــ لاہور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

- برصغیر پاک و ہند میں شرک و بدعت کو فروغ کس نے دیا ؟
- بریلویت کا بانی کون تھا ؟
- انگریز کے ایماء پر تحریکِ پاکستان اور جہاد کی مخالفت کس نے کی ؟
- بریلوی عقائد کی اصل حقیقت کیا ہے ؟
- اسلامی معاشرے میں بدعات اور ہندو رسوم کو فروغ کس نے دیا
- امام ابن تیمیہؒ، ابنِ حزمؒ، امام شوکانیؒ، محمد بن عبدالوہابؒ، سید نذیر حسین محدث دہلویؒ، قائداعظمؒ، علامہ اقبالؒ، مولانا ابوالکلامؒ اور دوسرے اکابرینِ ملتِ اسلامیہ کو کس نے کافر کہا ؟

یہ تمام تفصیلات

شہیدِ اسلام امام العصر علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ کی معرکۃ الآراء تصنیف

بریلویت (اردو)

میں ملاحظہ فرمائیں

آپ خود پڑھیں ــــ اور ــــ دوسروں کو بھی پڑھائیں۔

ناشر: **ادارہ ترجمان السنۃ** ۷۵-۴ شادمان کالونی، لاہور

ملنے کا پتہ

مکتبہ قدوسیہ غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

© rasailojaraid.com